تبصرے

Ash-Shafi'i's Risalah: Basic Ideas. از ڈاکٹر خلیل سمعان تقطیع متوسط. ضخامت ۹۰ صفحات. ٹائپ اعلیٰ اور روشن. قیمت پانچ روپے۔ پتہ: شیخ محمد اشرف کشمیری بازار۔ لاہور (پاکستان)

"الرسالہ" امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے جس میں امام عالی مقام نے پہلی مرتبہ فقہ و حدیث کے اصول باضابطہ طور پر مرتب کئے ہیں اور بعد میں ان دونوں فنون پر جو کچھ کام ہوا ہے اس کی عمارت اسی بنیاد پر اٹھائی گئی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب جو مشہور مستشرق آرتھر جیفرے کی یادگار میں شائع کی گئی ہے۔ الرسالہ کے بنیادی مباحث جو کتاب و سنت۔ اجماع اور قیاس اور ناسخ و منسوخ کی بحث سے متعلق ہیں ان کا ملخص انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہے۔ ترجمہ شگفتہ، سلیس اور صحیح و دیانت دارانہ ہے۔ شروع میں امام شافعی کے مختصر حالات اور ان کے علمی کارناموں کا خصوصاً الرسالہ کا تعارف ہے۔ دیباچہ میں فاضل مترجم نے یہ عجیب بات لکھی ہے کہ "چونکہ میں مسلمان نہیں ہوں اس لئے الرسالہ کے موضوع بحث کے متعلق کچھ کہنے سے اجتناب کرتا ہوں" معلوم نہیں موصوف کو یہ خیال کس طرح پیدا ہوا جبکہ بیسیوں غیر مسلم علمائے اسلامیات نے اسلامی علوم و فنون سے متعلق خوب کھل کر اور آزادی سے بحث کی ہے اور ان کی کاوشوں کی داد خود مسلمانوں نے دی ہے۔ بہرحال اس ترجمے سے یہ بڑا فائدہ ہوا کہ انگریزی داں حضرات اصول فقہ و حدیث کے بنیادی مسائل سے براہ راست واقف ہو سکتے۔

Key to the door از کیپٹن طارق سفینہ پریس تقطیع کلاں ضخامت ۵۸ صفحات ٹائپ اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت مجلد 7.50 پتہ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کلچر۔ کلب روڈ۔ لاہور۔

بقول جسٹس ایس اے رحمٰن کے جنھوں نے پیش لفظ لکھا ہے یہ کتاب دراصل مصنف کا

ایک روحانی سفرنامہ ہے جو دیکھنے میں سوانح عمری ہے۔ پڑھنے میں ناول کا لطف آتا ہے لیکن ہے بصیرت افروز اور معلومات افزا حقائق و واقعات سے معمور۔ فاضل مصنف ۱۸۸۵ء میں انگلستان کے ایک نہایت متمول اور معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ پرورش بڑے لاڈ پیار سے اور تعلیم اعلیٰ سے اعلیٰ بڑے اہتمام سے ہوئی۔ گھر کا ماحول مذہبی تھا اس لئے مذہب عیسائیت سے لگاؤ ہونا قدرتی بات تھی۔ مگر دماغ روشن اور طبیعت جویا تھی اس لئے خوب سے خوب تر کی جستجو میں نکل پڑی۔ پہلے تو خود اپنے آبائی اور وطنی مذہب کا گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ اس کی تاریخ پڑھی، اس کے پیشواؤں اور اُن کی سوسائٹی کو جانچا اور پرکھا۔ مگر جب یہاں سیری نہ ہوئی تو فلسفیانہ افکار و نظریات اور مذاہب عالم کا جائزہ لیا۔ اس سلسلہ کے لوگوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ مشرق اور مغرب کی خاک چھانی۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا مگر تشنگی کے بجھنے کا سامان کہیں میسر نہ تھا۔ آخر ایک چینی مسلمان سے ایک سفر میں ملاقات ہوئی اور اسے موصوف کے دردِ طلب و جستجو کا حال معلوم ہوا تو اُس نے موصوف کو قرآن مجید کا ایک انگریزی ترجمہ اور اسلامی تاریخ و فلسفہ پر چند کتابوں کا ایک بنڈل نذر کردیا۔ بحری جہاز کا سفر کسی قدر طویل، خوشگوار اور پرسکون تھا۔ اس لئے راہِ حق کے اس مسافر نے فرصت سے فائدہ اٹھا کر یہ ترجمہ اور کتابیں سب پڑھ ڈالیں اور اب جیسے کسی نے یکایک آنکھوں سے پردہ اُٹھا دیا اور مسافر کی منزل مقصود اُسے مل گئی۔ انھوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ لیکن اپنے ماحول اور بعض مصالح کی بنا پر اس کا اعلان نہیں کیا۔ پچاس برس کے بعد اپنے ایک دوست ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی سے مشورہ کے بعد اعلان کیا اور چونکہ یہ گوہرِ مقصود بحری سفر میں ہاتھ آیا تھا اس لئے ڈاکٹر صاحب نے اسلامی نام سفینہ تجویز کیا۔ پھر مؤنث کے اشتباہ سے بچنے کے لئے اس پر طارق کے لفظ کا اضافہ کرلیا اس طرح مصنف کو "دروازہ کی کنجی" مل گئی۔ یہ پوری داستان بڑے شگفتہ، موثر اور جامع انداز میں بیان کی گئی ہے جس میں مختلف ملکوں کے تہذیبی و تمدنی حالات، مذاہب عالم اور جدید مکاتب فکر کی تاریخ اور اُن پر تبصرہ بھی ہے اور مسلمانوں کے سیاسی علمی اور تمدنی کارناموں اور یورپ پر اُن کے احسانات کا ولولہ انگیز تذکرہ بھی۔ پھر کتاب کا آخری باب عجیب و غریب ہے اس میں فاضل مصنف نے چشم تصور سے اب سے پچاس برس بعد (۱۹۹۰ء) کی دنیا کو دیکھا ہے جبکہ اسلام عالم کی سب سے بڑی